20

کیا کرسی پر نماز ادا کرنا جائز ہے؟

کیا کرسی پر نماز پڑھنا جائز ہے؟ دیکھنے میں آیا ہے کہ بظاہر صحت مند نوجوان امام کے پیچھے کرسی رکھ کر نماز پڑھتے ہیں۔حالانکہ وہی شخص اپنے دیگر تمام امور خود ہی سرانجام دیتا ہے نیز یہ بھی بتادیں کہ کرسی صف میں کہاں رکھی جائے؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

اگر کوئی شخص کسی بیماری یا مجبوری کی وجہ سے کھڑے ہوکر یا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے قاصر ہو تو وہ کرسی پر نماز ادا کرسکتا ہے، ہلکی پھلکی بیماری کی صورت میں کرسی کا استعمال جائز نہیں۔ نیز کرسی رکھنے کی بہتر جگہ صف کی ایک جانب ہے اگرچہ کسی بھی جگہ کرسی رکھنا درست ہے۔

1. نماز کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي»

’’تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے‘‘۔[1]

2. نیز فرمایا:

«صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ»

’’کھڑے ہوکر نماز پڑھا کرو اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس کی بھی نہ ہو تو پہلو کے

[1] صحيح البخاري، كتاب الأدب، بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ، حديث:6008.

بل لیٹ کر پڑھ لو‘‘۔ [1]

اگر کوئی شخص کسی بیماری یا مجبوری کی وجہ سے کھڑے ہو کر یا زمین پر بیٹھ کر نماز پڑھنے سے قاصر ہو تو وہ کرسی پر نماز ادا کر سکتا ہے۔

③ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَاَطِيعُوا﴾ سو اللہ سے ڈرو جتنی طاقت رکھو اور سنو اور حکم مانو۔ [2]

ہلکی پھلکی بیماری کی صورت میں کرسی کا استعمال جائز نہیں۔ فقط مجبوری کی حالت میں گنجائش ہے کہ کوئی شخص باجماعت نماز میں کھڑا بھی نہیں ہو سکتا اور زمین پر بیٹھ بھی نہیں سکتا، یا پھر قیام وغیرہ تو کھڑے ہو کر کرنے پر قادر ہے لیکن رکوع سجدہ وغیرہ بیٹھ کر کرنے پر قادر نہیں تو وہ کرسی استعمال کر سکتا ہے۔ کیونکہ بیٹھنے کی اجازت کا تعلق زمین سے خاص نہیں بلکہ اجازت کا تعلق ہر نمازی کی استطاعت پر منحصر ہے۔ اگر نمازی زمین پر بیٹھنے سے قاصر ہے تو اسے اجازت ہے کہ جس انداز سے بھی بیٹھنے کی استطاعت رکھتا ہو بیٹھ جائے۔ البتہ نماز کے آداب ملحوظ رکھے یعنی بیٹھنا صرف حصول راحت کے لئے نہ ہو۔ لہٰذا جو ارکان اصل حالت میں ادا کر سکتا ہے وہ اصل حالت میں ہی ادا کرے اور جو ارکان اصل پر ادا نہ کر سکے وہ جس قدر استطاعت ہے اسی کے مطابق ادا کرے گا۔

کرسی رکھنے کے لئے افضل اور بہتر یہی ہے کہ صف کی ایک جانب رکھی جائے لیکن اگر صف کے درمیان یا امام کے پیچھے بھی رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اس سے صف خراب نہیں ہوگی۔

بعض افراد اس حدیث سے استدلال لیتے ہیں:

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: "كُنَّا نُنْهَى أَنْ نَصُفَّ بَيْنَ السَّوَارِي عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نُطْرَدُ عَنْهَا طَرْدًا"

’’سیدنا معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں ستونوں کے درمیان صف بنانے سے منع کیا جاتا تھا اور اس سے سختی کے ساتھ روکا

[1] صحيح البخاري، أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ، بَابُ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ، حديث: 1117. [2] سورة التغابن: 16.

جاتا تھا۔" [1]

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ کرسی کے پائے ستون کی مانند ہیں لہذا کرسی سے صف ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ استدلال درست نہیں کیونکہ ستون نماز ادا نہیں کرتا بلکہ نمازیوں کے درمیان حائل ہوتا ہے جبکہ بے بس نمازی کرسی کو بطور سہولتی آلہ استعمال کر رہا ہے۔ اس سے نمازیوں کی صف کا تسلسل برقرار رہتا ہے اور ایسی صورت میں کرسی سے صف نہیں ٹوٹتی ہے۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله و صحبه أجمعين

مفتیانِ عظام و علماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	محمد رضا	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	بلال احمد	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	عبدالغفار
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	واصل واسطی	10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس
مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

رئیس
مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

[1] سنن ابن ماجه، كِتَاب إِقَامَةِ الصَّلَاةِ، وَالسُّنَّةُ فِيهَا، بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي الصَّفِّ، حديث:1002.